سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

رقت قلبی، خشیت الٰہی اور یاد آخرت

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ و مانزل من الحق ولا یکون کا الذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامدفقست قلوبھم و کثیر منھم فاسقون (سورۃ حدید۔۱۶)

ترجمہ: کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین حق من جانب اللہ نازل ہوا اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں جن کو ان سے قبل آسمانی کتاب ملی تھی (یعنی یہودو نصاریٰ) پھر اسی حالت میں ان پر دراز زمانہ گزرا (اور توبہ نہ کی) پھر ان کے دل خوب لادینی میں سخت ہوگئے۔اور بہت سے افراد ان میں آج کافر ہیں۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رجلاًشکی النبی ﷺ قسوۃ قلبہ قال امسح رأس الیتیم واطعم المسکین (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول ﷺ سے اپنے دل کی سختی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کسی یتیم کے سر پر (شفقت کا) ہاتھ پھیر اور کسی مسکین کو کھانا کھلا۔

سخت دلی کا علاج: محترم حاضرین میں نے آپ کے سامنے سورۃ حدید کی آیت کریمہ اور حدیث پاک تلاوت کی۔جس میں انسان کی دل کی سختی کا تذکرہ اور علاج بتایا گیا ہے۔انسان کے بدن میں سب سے قیمتی ٹکڑا دل ہے اگر اس دل کی حرکت چند دن سیکنڈ کیلئے رک جائے انسان اس دار فانی سے رخصت ہو کر صرف ایک بے حس لاش کی حیثیت حاصل کر لیتا ہے اسکا تعلق آخرت سے ہے یوں سمجھ لیں انسانی بدن کے جتنے اعضاء ہیں ہاتھ، پیر، آنکھ، کان وغیرہ دنیاوی اعضاء ہیں مختلف دنیاوی امور میں استعمال ہوتے ہیں۔مگر حلال وحرام کی تمیز نہیں کر سکتے۔ہاتھ ہے تو اچھے اور حلال چیز اور کام کی طرف بھی بڑھتے ہیں اور برے اور حرام اشیاء کی طرف بھی۔ پاؤں کا استعمال مسجد اور دین کے کام کی طرف بھی ہوسکتا ہے اور سینما، جوا خانہ اور بدکاری کے اڈوں کیطرف بھی۔ آنکھ کی بھی یہی کیفیت ہے حلال اور جائز کا اہم ترین آلہ ہے۔اس سے انبیاء علماء، صلحاً ،اتقیا، بزرگوں کی اقوال، قرآن مجید وحدیث، آذان وتکبیر کو حضرت انسان سنتا ہے۔مگر بدطینت لوگ اسی کان کو گانے بجانے، اوروں کی

غیبت کے سننے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

دل بہترین مفتی: لیکن یہ دل ہی ہے کہ اسکا تعلق رب ذوالجلال اور آخرت سے ہے۔ یہ انسان کا سب سے اعلیٰ اور مرکزی حیثیت حامل عضو صرف حق کو قبول کر کے غیر شرعی اور حرام کو ہرگز قبول نہیں کرتا آپ اگر کوئی نیکی اور اچھائی کا کام کرتے ہیں تو یہ فوراً اسے قبول کر کے سکون، خوشی اور اطمینان سے مالا مال ہو جاتا ہے اور اگر کوئی گناہ یا برائی کا ارادہ کرنے لگتا ہے تو دل اسے ناپسند کر کے منع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلئے حدیث میں آتا ہے "استفت قلبك فان قلبك خير المفتي" کام کا ارادہ کرلو تو دل سے پوچھو کہ یہی بہترین مفتی ہے۔

کثرت معاصی، قساوت قلب: عرض یہ کر رہا تھا کہ دل سخت ہو جاتے ہیں گناہوں کیوجہ سے اور ان کو زنگ لگ جاتی ہے جسطرح لوہے کو زنگ لگ جاتی ہے قرآن مجید کے اس آیت میں اسطرف اشارہ ہے "کلابل ران علی قلوبھم ماکانو ا یکسبون " ان کے یعنی کفاروں کے دلوں میں ان کے کفر کی وجہ سے زنگ لگ گیا ہے بنی اسرائیل پر جب پے درپے واقعات کا کچھ اثر نہ ہوا تو مالک الملک نے انکا تذکرہ اس طرح فرمایا۔

ثم قست قلوبکم من بعد ذالك فھی کا الحجارۃ اواشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منه الا نھار وان منھا لما یشقق فیخرج منه الماء وان منھالما یھبط من خشیة الله وما الله بغافل عما تعملون (البقرہ ۷۴)

ترجمہ: ایسے سخت واقعات کے بعد تمہارے دل پھر سخت ہی رہے تو (یوں کہنا چاہیے کہ ان کی مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت اور بعض پتھر تو ایسے ہیں جن سے بڑی بڑی نہریں پھوٹ کر بہتی ہیں اور انہی پتھروں میں بعض ایسے ہیں کہ جو چیر ہو جاتے ہیں پھر ان سے (اگر زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی) پانی نکل جاتا ہے اور انہی پتھروں میں بعض ایسے ہیں جو خدا کے خوف سے اوپر سے نیچے لڑھک آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

دل کی سختی عذاب الٰہی: معزز سامعین قساوۃ قلب کو اگر اللہ کی طرف عذاب کہیں تو بھی مضائقہ نہیں ورنہ سزا تو ہے ہی۔ اور اس سے بڑھ کر نحوست کیا ہوسکتی ہے اسکے مقابلہ میں دل کی نرمی، شفقت ومحبت اللہ کی طرف سے نعمت اور بہت بڑھا عطیہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

نرمی ومہربانی، احسان الٰہی: وعن عائشه رضی الله عنھا عن النبی ﷺ قال ان الله رفیق یحب الرفق یعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف وما لایعطی علی ماسو اہ روا مسلم و فی روایۃٌ قال لعائشه علیك باالرفق وایاك والعنف والفحش ان الرفق لا یکون فی شئ الا زانهٗ ولا ینزع فی شئی الا شانهٗ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ روایت فرما رہی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والے اور نرمی کو

پسند کرنے والے ہیں نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور اسکے علاوہ اور کسی (چیز) پر نہیں دیتا ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا نرمی اختیار کرو سختی اور فحش کلامی سے بچو کیونکہ نرمی شے کو حسین بنا دیتی ہے اور سختی شے کو عیب دار بنا دیتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نرمی، مہربانی اور آسانی کو پسند فرماتے ہیں اور بدلے میں وہ اجر و ثواب دیتا ہے جو کسی اور شے پر نہیں دیتا ایک جگہ آپ ﷺ نے نرمی اور رفق کے بارہ میں فرمایا

وعن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر (مسلم)

ترجمہ: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ خیر سے ہی محروم کر دیا گیا جب انسان کا دل سخت اور بے رحم ہو جاتا ہے اسپر وعظ و نصیحت، تعلیم و تذکیر، واعظ کا بیان و تقریر کچھ اثر نہیں کرتا چنانچہ گناہوں کے سبب ایسا ہوتا ہے۔

گناہ کا اثر، دل پر سیاہ داغ: کتابوں میں لکھا ہے کہ جب بندہ گناہوں کا کام کرتا ہے۔ تو دل پر سیاہ داغ بن جاتا ہے جو کہ نکتہ کی شکل میں ہوتا ہے اب اگر مومن توبہ کرے تو وہ گناہ دھل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے دوبارہ گناہ کرے تو دوسرا سیاہ داغ دل پر بن کر مسلسل گناہوں سے پورے دل پر گناہوں کی وجہ سے سیاہ خول بن کر پورا دل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ یہی خلاصہ ہے اس آیت کریمہ کا ''کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون''

بدن کی درستگی کا دارومدار: اور اسکی نشاندہی سرکار دو عالم نے اس ارشاد گرامی میں بھی فرمائی۔

الا ان فی الجسد لمضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الاوھی القلب

ترجمہ: یعنی انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، اگر وہ صحیح نہیں تو پورا بدن ہی فاسد ہے اگر وہ درست ہے تو پورا بدن درست ہوگا آپ نے فرمایا ''الا وھی القلب'' یعنی وہ گوشت کا لوتھڑا انسان کا دل ہے جسمیں رب العزت سکونت پذیر ہوتا ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''لا یسعنی ارضی ولا سماء ی ولکن یسعنی قلب مومن'' ترجمہ: زمین و آسمان میں میں سما نہیں سکتا جبکہ مومن کے دل میں آسکتا ہوں مطلب یہ کہ اللہ کی کبریائی اور بڑائی ماسوائے مومن کے دل کے کسی اور چیز میں نہیں آسکتی ابھی کچھ دیر قبل آپ حضرات کو گناہوں کے برے تاثیر کا ذکر کر چکا ہوں جسکے بارہ میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قال رسول اللہ ﷺ ان العبد اذا اخطأ خطیٴة نکتت فی قلبہ نکتة سوداء فاذا نزع واستغفر اللہ و تاب صقل قلبہ فان عاد زید فیھا حتی تعلواعلی قلبہ وھو (الران) الذی ذکر اللہ فی کتابہ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانو ایکسبون (ترمذی قرطبی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ کے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ مومن جب گناہ کرتا ہے

تو اسکے دل پر ایک سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے ڈر جاتا ہے اللہ کی مغفرت طلب کر لیتا ہے تو دل سے گناہ کا نکتہ دور ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ میں زیادتی کرتا ہے تو وہ نکتہ بڑھ کر یہاں تک کہ دل کو گھیر کر اسپر چھا جاتا ہے یہ وہی ''ران'' ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے اور یہ زنگ پے در پے گناہوں کا ارتکاب کرنے ہی کا نتیجہ ہے۔ بہرحال قلوب کو زنگ لگ جاتا ہے لیکن اس کا علاج بھی آنحضرت ﷺ نے بتا دیا کاش ہم اسپر عمل کر کے اپنے آپ کو بدلیں۔

موت کی یاد: معزز دوستو جیسے کہ آپ نے خطبہ کے ابتداء میں دل کو نرم کرنے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنے کا نسخہ بیان فرمایا اسی طرح قلوب کو اسلامی احکامات اور اعمال کی طرف متوجہ کرنے کا ایک اور نبوی نسخہ بتا دیا اور وہ ہے کبھی کبھی موت کی یاد اور تذکرہ بھی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ کی عظمت و جلال کا معلوم کرنا بھی ہے اس کی تشریح مرشد اعظم کے طویل حدیث میں موجود ہے۔ جسکا ذکر کرنا میرے اور آپ کے عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ حضور ﷺ کا یہ واقعہ ذکر کر رہے ہیں ایک بار آنحضرت ﷺ حسب معمول نماز کیلئے باہر تشریف لائے لوگوں کو دیکھا وہ کسی بات پر ہنس رہے تھے آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا اگر تم لذتوں کو مٹانے والی چیز کا تذکرہ کرتے تو وہ تمہیں اس سے روک دیتا (یعنی ہنسی اور لاپرواہی) لذتوں کو مٹانے والی موت کا تذکرہ کیا کرو۔ اسلئے کہ قبر پر کوئی ایسا دن نہیں گزرتا کہ وہ آوازیں دے کر اسطرح نہ کہتی ہو'' میں غربت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں کیڑوں اور سانپوں کا گھر ہوں۔ جب مومن بندہ دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر مرحبا اھلا وسھلا کہہ کر اس کا استقبال کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تو اپنے گھر میں آیا ہے اور جو لوگ میرے پشت پر چلتے ہیں ان میں تو مجھے پیارا تھا اب جب میں تیری ذمہ دار بنی اور تو میرے ہاں آیا تو اپنے ساتھ سلوک دیکھ لوگے۔ پھر وہ قبر حد نگاہ تک وسیع ہو جائے گی اور اس خوش قسمت بندہ کیلئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جائیگی۔ جس سے وہ جنت کی نعمتوں کا دیدار کر کے سکون و راحت محسوس کریگا۔ اسکے مقابلہ میں جب ایک فاجر و فاسق اور کافر انسان قبر میں دفن کیا جائے گا۔ تو قبر اسے کہے گی تمہیں کوئی مرحبا اور خوش آمدید نہیں تو میرے پشت پر چلنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ اب جب میں تیری ذمہ دار بنی ہوں اور تو میری طرف لوٹ کر آیا ہے تو تو اپنے ساتھ میرا معاملہ دیکھ لوگے۔ پھر وہ قبر سکڑ کر تنگ ہو جائے گی یہاں تک کہ مردہ کے بدن کی ایک طرف کی پسلیاں دوسرے طرف کی پسلیوں میں مدغم ہو جائیگی یہ ذکر کرتے ہوئے آنحضرت نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کے انگلیوں میں داخل کر کے اشارہ فرمایا اور اس پر 70 اژدھے مسلط کر دیئے جائیں گے وہ ایسے سانپ ہونگیں کہ اگر ان میں سے ایک اژدھا بھی قبر سے سر نکال کر روئے زمین پر پھونک مارے تو رہتی دنیا تک زمین پر گھاس و

فصل وغیرہ کا نام ونشان مٹ کر آئندہ کچھ نہ اُگے گا وہ سانپ اسے کاٹتے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گھڑوں میں سے ایک گڑھا ہے۔اگر ہم اور آپ اس حدیث پر غور کریں اور اس سے عبرت حاصل کر لیں جس سے دل زندہ ہو کر نرم ہو جائیں تو آخرت کی رغبت ہو کر دنیا کی طرف جھکاؤ ختم ہو جائے گا۔

فضیل بن عیاض کا واقعہ: محترم دوستو فضیل ابن عیاض جسکا واقعہ ہمارے لئے عبرت کا بہت بڑا سامان مہیا کرتا ہے۔توبہ کرنے سے پہلے بہت بڑے ڈاکو تھے ایک عورت جو کہ لونڈی تھی پر عاشق تھے ایک دن وہ اسکی گھر کی دیوار کو پھلانگ رہے تھے کہ ایک ہاتف غیب سے جو آیت ابتداء میں ذکر کی تلاوت سنی یعنی الم یان للذین آمنو ان تخشع قلوبھم لذکر الله الآیۃ (ترجمہ) کیا ایمان والوں کیلئے (اب بھی) اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کی طرف جھک جائیں آپ نے کہا کیوں نہیں وہ وقت آ گیا ہے پھر اسی وقت توبہ کر کے عبادت وریاضت میں مشغول ہو کہ بہت بڑے ولی اللہ بن گئے۔

جاہ جلال کے خواہش مند: حضرت امام سفیان بن عیینہ جو امام ابوحنیفہؒ کے چہیتے شاگرد ہیں آپ کو دیکھ کر ہاتھوں کو بوسہ دیتے تھے اس مقام پر پہنچے تھے دوسرے طرف ہم لوگ ہیں کہ دنیا کی لذتوں میں ہمہ تن منہمک ہیں پوری توجہ دنیا کمانے،سونا چاندی کا ڈھیر لگانے،بینک بیلنس بڑھانے،عزت،منصب اور جاہ وجلال کے خواہش مند ہیں قبر،حشر،حساب کتاب،اعمال صالحہ،پل صراط کی باریکی سے سب غافل ہیں کسی کو ذکر اللہ اور عبادت کی فرصت نہیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا وقت کسی کے پاس نہیں۔دھوکہ اور فریب میں زندگی گزار دی ہے۔مجالس ذکر،وعظ و نصیحت تبلیغی جماعت سے کوسوں دور بھاگ رہے ہیں دنیا تو چند روزہ اور فانی شے ہے۔اسکی رونق،شادی،پھل پھول،کھیل تماشے،اقتدار ومنصب کی لالچ سب جلدی ختم ہونے والے ہیں آپ لوگ دیکھ رہے ہیں۔

کل کا وزیر آج کا اسیر: کل جو مطلق العنان حکمران تھے آج جیل میں پابند سلاسل ہیں۔کل کا وزیر اعظم آج کا مجرم اعظم ہے یہ سب دوڑ دھوپ اس حقیر لاشئی دنیا کمانے کی خاطر کیا جا رہا ہے حالانکہ رب العزت کے ہاں دنیا کی کوئی حیثیت نہیں یہ مچھر کا پر اور دھوکے کا گھر ہے۔

دنیا کی مثال: ایک دفعہ آپ ﷺ کا کسی مکان پر گزر ہوا جہاں گندگی کے ڈھیر پر بکری کا مردہ،کان کٹا بچہ پڑا ہوا تھا دیکھ کر فرمایا عن جابران رسول ﷺ مر بجدی اسک میتۃ قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالو ما نحب انہ لنا بشیء قال فو اللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول ﷺ کا ایک دفعہ گزر بھیڑ کے ایک کان کٹے مردہ بچے

کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کون شخص اسے ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم تو اسے کسی چیز کے عوض بھی پسند نہیں کرتے ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ (مردہ اور بے کار بچہ) تمہارے نزدیک حقیر ہے اس سے کہیں زیادہ دنیا اللہ کے نزدیک غیر پائیدار اور حقیر ہے ۔

مغرب کی تقلید: اس حقیر اور رزیل دنیا کی خاطر مسلمان ایک دوسرے کا خون بہانا اپنا اہم فریضہ سمجھتے ہیں چوری، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان ہمارا معمول بن گیا ہے وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نے آخرت کو بھول کر دنیا کو سب کچھ جانا ۔ اسلام اور اسکے سنہرے تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈالکر مغرب کے بے ہنگم، مادر پدر آزاد تہذیب اور ثقافت کو اپنا متاع عزیز سمجھ لیا ہے جس نے مسلمانوں کے اندر گناہوں، لاپرواہی اور غفلت کا بیج بو کر مسلم لمۃ کو گناہوں کی بندگلی میں پھنسا دیا ہے ۔ ہم تو اس حد تک گمراہی کے سرحدات کو چھو رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی دعا اگر قبول نہ ہوتی من حیث القوم یہود و نصاری کی طرح فقلنا لهم کونوا قردۃ خاسئین کا مصداق بن جاتے ۔ جو حشر کہ ان اقوام کی انسانیت سے ذلیل بندر بن کر ہوا ۔ ان نام کے مسلمانوں کا وہی انجام ہوتا ۔

نفسانی خواہشات اور آخرت کی تیاری: محترم سامعین اس پورے تقریر پر عمل اور حضور ﷺ کے اس جامع ارشاد پر غور و فکر کیا جائے تو ہماری حالت بدل سکتی ہے عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ ان اخوف ما اتخوف علی امتی الھوی وطول الامل فاما الھوی فیصد عن الحق و ما طول الامل فینسی الاخرۃ وھذہ الدنیا مرتحلۃ ذاھبۃ وھذہ الاخرۃ مرتحلۃ قادمۃ ولکل واحد منھما بنون فان استطعتم ان لا تکونو من بنی الدنیا فافعلو فانکم الیوم فی دارلعمل ولا حساب وانتم غداً فی والاخرۃ ولا عمل (رواہ البیھقی)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ خواہشات نفسانیہ اور لمبی لمبی امیدوں کا ہے خواہشات حق سے روکتی ہے اور طویل امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور یہ دنیا کوچ کرنے والی اور ختم ہونے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے ۔ ان میں سے ہر ایک کے کچھ بیٹے ہیں اور اگر تم سے ہوسکے تو دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج تم درالعمل میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل مرنے کے بعد تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں حساب ہوگا آپ حضرات ہمیشہ کیلئے قرآن کے روشنی میں سنتے جارہے ہیں کہ اس دارالعمل (یعنی دنیا) میں جو کچھ عمل کیا وہ روز قیامت اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا ۔ خواہ وہ عمل ذرہ برابر کیوں نہ ہو ہمیں اپنے روزانہ کے معمولات سے کچھ وقت خلوت میں نکال کر اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ہوگا جہاں اصلاح کی ضرورت ہو درستگی کرنی ہوگی اپنی خامیوں کے لئے رب العالمین کے آگے نادم و شرمسار ہو کر اگلے وقت کیلئے توبہ کرنا لازمی ہے ۔ رب العزت ہم سب کی قلبی قساوۃ کو دور فرما کر ہمیں راہ حق پر چلنے کی توفیق سے نوازیں ۔